IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

22070327

URDU A1 – STANDARD LEVEL – PAPER 1
OURDOU A1 – NIVEAU MOYEN – ÉPREUVE 1
URDU A1 – NIVEL MEDIO – PRUEBA 1

Monday 14 May 2007 (morning)
Lundi 14 mai 2007 (matin)
Lunes 14 de mayo de 2007 (mañana)

1 hour 30 minutes / 1 heure 30 minutes / 1 hora 30 minutos

INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this examination paper until instructed to do so.
- Write a commentary on one passage only. It is not compulsory for you to respond directly to the guiding questions provided. However, you may use them if you wish.

INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- N'ouvrez pas cette épreuve avant d'y être autorisé(e).
- Rédigez un commentaire sur un seul des passages. Le commentaire ne doit pas nécessairement répondre aux questions d'orientation fournies. Vous pouvez toutefois les utiliser si vous le désirez.

INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra esta prueba hasta que se lo autoricen.
- Escriba un comentario sobre un solo fragmento. No es obligatorio responder directamente a las preguntas que se ofrecen a modo de guía. Sin embargo, puede usarlas si lo desea.

© IBO 2007

ذیل میں دو اقتباسات دیے جا رہے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک اقتباس کی تشریح کیجئے۔ یہ ضروری نہیں کہ دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کیے جائیں ـــ لیکن آپ چاہیں تو جواب تحریر کرسکتے ہیں۔

تعبیر کی شرح

۱۔(الف) ہماری شاعری چونکہ ایسے سماج میں پیدا ہوئی جو اولین زبانی پن کی صفت سے متصف تو نہ تھا، لیکن بڑی حد تک ناخواندہ اور زبانی تھا۔ اس لئے ہماری شاعری میں کلام کا عنصر ہر حیثیت سے زیادہ رہا ہے۔ مشاعرے اس بات کا زندہ ثبوت ہیں۔ قصیدے اور مرثیے لکھے ہی اس لئے جاتے تھے کہ محفلوں میں سنائے جائیں۔ مثنوی کو بھی پڑھ کر یا زبانی سنانے کا رواج تھا۔ کہنے کو تو مرثیے، مثنوی اور قصیدے غزل کے مقابلے میں مربوط ہوتے ہیں، لیکن ذرا سا تجزیہ اس بات کو واضح کردے گا کہ ہر قصیدے یا ہر مثنوی یا مرثیے میں ربط کا عنصر برابر نہیں ہوتا۔ اردو میں نظم کی تعریف متعین کرتے وقت ہمارے سماج کی نیم خواندگی اور اس کے بڑی حد تک زبانی ہونے کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ داستانوں کا مطالعہ ہمیں ایک حد تک خالص زبانی کلام کی صفات کا اندازہ دے سکتا ہے۔

لہٰذا نظم میں ایک طرح کا تسلسل اور ربط ضرور ہوتا ہے۔ لیکن نظم چونکہ کلام ہے اس لئے یہ ربط اور تسلسل ہر نظم کے ساتھ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور اس کی نوعیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ ہر نظم میں ایک ہی طرح کا ربط و تسلسل نہیں ہوتا اور مختلف اوصام نظم میں بھی اس صفت کی کیفیت اور کمیت مختلف ہوتی ہے۔ قصیدے کا تسلسل اور طرح کا ہے، مثنوی کا اور طرح کا، نئی نظم کا اور طرح کا۔ اور ربط و تسلسل کا وہ اقلیدی تصور جو مغربی شعریات کے غلط مطالعے پر مبنی غلط نتائج نکال کر بعض لوگوں نے عام کرنا چاہا، وہ بہرحال ناقص و ناکافی ہے۔ اسی طرح ہمیں یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ غزل میں بھی ایک طرح کا داخلی تسلسل، ایک مابعدالطبیعاتی ربط اور ایک مزاج، ایک ہم آہنگی ہوتی ہے۔ غزل میں ربط نہیں ہوتا۔ نظم میں ربط ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا۔ لیکن وحدت ضرور ہوتی ہے۔ غزل میں وحدت بھی نہیں ہوتی اور یہ غزل کی سب سے بڑی مضبوطی ہے۔ غزل کی ہیئت تمام دنیا کی اصناف میں بے مثال ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی، تعبیر کی شرح، کراچی ۲۰۰۴

— مصنف کس طرح سے اردو ادب میں ناخواندہ اور زبانی کی اہمیت کو واضح کرتا ہے؟

— غزل کو مصنف نے بے مثال صنف سخن قرار دیا ہے۔ یہ اس اقتباس میں کیسے واضح ہوتا ہے؟

— مصنف نے اس اقتباس میں نے تسلسل کی داخلیت اور خارجیت کے درمیان فرق کو جس طرح بیان کیا ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

۱(ب)

تجھ کو کھو کر کیوں یہ لگتا ہے کہ کچھ کھویا نہیں
خواب میں آئے گا تو اس واسطے سویا نہیں

آپ بیتی پہ جہاں ہنسنا تھا جی بھر کے ہنسا
ہاں جہاں رونا ضروری تھا وہاں رویا نہیں

موسموں نے پچھلی فصلوں کی نگہبانی نہ کی
اس لئے اب کے زمین دل میں کچھ بویا نہیں

وقت کے ہاتھوں نے جتنے داغ تھے سب دھو دئے
داغ جو تجھ سے ملا ہے اک وہ دھویا نہیں

شہریار، شام ہونے والی ہے، علی گڑھ ۲۰۰۴

— غزل کے کن پہلوؤں سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ یہ اکیلے میں پڑھنے کی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے کی صنف ہے؟
— کون سا شعر آپ کو پسند آیا اور کیوں۔
— شاعر نے رشتے کے ٹوٹ جانے اور غمزدہ کیفیت کے لئے کون کون سی تشبیہوں کا استعمال کیا ہے؟